ضرور کر لیا جائے۔

لغت میں سے "مقائیس اللغۃ"، اور "المفردات فی غریب القرآن" ضرور سامنے رہنا چاہیئے۔

قرآن کی تلاوت کم ازکم ایک ربع (روزانہ ۱/۴) ضرور کی جائے اور خوب سمجھ کر کی جائے۔ جہری نمازوں میں امام کی قرأت غور سے سنی جائے، خاصکر صبح کی نماز! ــــــ اگر تہجد کی عادت ہو تو قرأت کرتے وقت اس پر خوب غور کیا جائے!

۳۔ محدثانہ ذہن:

تمنا تو واقعی مبارک ہے، اگر اس کے حصول کیلئے بھاگ دوڑ کی جائے تو لبِ بام کچھ دور بھی نہیں ہے۔ مثلاً:

آپ بخاری شریف شروع کرتے ہیں، اس کی پہلی روایت آپ کے سامنے آتی ہے۔ آپ اب اس سلسلے کی:

۱۔ اسانید کا تتبع کریں، کہاں کہاں راوی بدلے یا بڑھے ہیں؟

۲۔ یہ حدیث اور کس کس محدث نے روایت کی ہے؟

۳۔ ہر محدث کی سند میں کوئی خاص اور امتیازی بات ہے تو اسے ضرور نوٹ کریں۔

۴۔ اس روایت کے متن کا جائزہ لیں، کہاں اجمال ہے اور کہاں تفصیل؟ ــــ اور اس تفصیل سے حدیث کا مفہوم کیا متعین ہوتا ہے اور روایت کے الفاظ کی کمی بیشی یا تبدیلی سے حدیث کی زمین اب کیا نیار ہوتی ہے! ــــ اسے ضرور یاد رکھئے!

پھر یہ دیکھیں کہ ائمہ حدیث نے بعض راوی یا متن کے بعض الفاظ پر کوئی نقد وجرح کی ہے تو اس کے اسباب اور علل کا جائزہ لیں۔ گو یہ کام مشکل ہے تاہم دو تین سال کے عرصہ میں "ذہن" بن سکتا ہے اور شرح صدر حاصل ہو سکتی ہے۔

کتب کی حد تک:

جامع الاصول، مجمع الزوائد، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، المطالب العالیہ، سنن کبریٰ بیہقی، نصب الرایہ للزیلعی، تلخیص الحبیر لابن حجر، فتح الباری لابن حجر، میزان الاعتدال، الاستیعاب ابن عبدالبر، شرح السنۃ لبغوی، دارقطنی مع تعلیق المغنی، کتاب العلل لابن ابی حاتم، کتاب العلل للترمذی، ترمذی مع تحفۃ الاحوذی سے ضرور واسطہ رکھیں۔

مجمع البحار، نہایہ، فائق للزمخشری کی طرف بھی ضرور رجوع کیا جائے تاکہ روایات کے مفہوم تک